بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# SENATE DEBATES

## SENATE OF PAKISTAN

---

*Sunday February 28, 1988*

---

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at four of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

---

***(Recitation from the Holy Quran)***

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ
صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ
عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ
يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝
ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# SENATE DEBATES

## SENATE OF PAKISTAN

---

*Sunday February 28, 1988*

---

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at four of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

---

***(Recitation from the Holy Quran)***

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ

صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ

عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ

يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝

ترجمہ : شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے ○ کہ تمہارے رفیق (محمدؐ)
نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں ○ اور نہ خواہش نفس سے منہ
سے بات نکالتے ہیں ○ یہ تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا
جاتا ہے ○ ان کو نہایت قوت والے نے سکھایا طاقتور نے پھر
وہ پورے نظر آئے ○ اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارے میں تھے
پھر قریب ہوئے اور آگے بڑھے۔

---

## PANEL OF PRESIDING OFFICERS

جناب چیئرمین : جزاک اللہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

In pursuance of sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, I nominate the following Members in order of precedence to form a panel of presiding officers for the February – March 1988, session of the Senate of Pakistan:–

1. Mr. Ahmed Mian Soomro.
2. Brig. (Retd.) Muhammad Hayat
3. Mr. Munir Afridi.

---

## LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : صاحبزادہ یعقوب صاحب ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں، اس لیئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے. کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب محسن صدیقی صاحب اپنے علاج کے سلسلے میں برطانیہ تشریف لے گئے ہیں، اس لیئے انہوں نے ایوان سے ۲۸ فروری تا ۳ مارچ تک کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

## OLD COMMITTEES TO CONTINUE TILL THE FORMATION OF NEW COMMITTEES

جناب چیئرمین : سینیٹ کے چودہویں اجلاس کے پہلے روز میں آپ سب حضرات کی شمولیت پر آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اسلام آباد میں آپ کا قیام خوشگوار اور بار آور ثابت ہو گا۔

میں نے سینیٹ کے تیرہویں اجلاس کے افتتاح کے موقع پر اپنے خطاب میں سینیٹ کی دوبارہ بحالی کے بعد گزشتہ تین سالوں کے دوران اس کے کردار اور کارکردگی کی نشاندہی کی تھی اور آئینی اور قانون سازی کی جو ذمہ داریاں اس نے سرانجام دی تھیں ان کا مختصراً ذکر کیا تھا۔ میں نے سینیٹ کی قائمہ کمیٹیوں، خصوصی و منتخبہ کمیٹیوں کے کردار کو بھی سراہا تھا جن کی متعلقہ حلقہ جات میں بھی کافی پذیرائی کی گئی۔ اس موقع پر میں نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا تھا کہ صدر مملکت کے ۱۹۷۳ء کے جاری کردہ قواعد کی جگہ اپنے ہی قواعد ضابطہ کار و انصرام

[Mr. Chairman]

کارروائی کے وضع کرنے کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور آپ حضرات کے تعاون سے ہم اس مقصد میں کامیاب ہوئے اور ایوان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایوان کے اپنے ہی قواعد کے تحت ہم آج کی کارروائی کا آغاز کر رہے ہیں ۔ قواعد کی از سر نو ترتیب کی ضرورت کے پس پردہ دو مقاصد کار فرما تھے ۔

(۱) کہ انہیں زیادہ فعال ، مؤثر اور غیر مبہم بنایا جائے ۔

(۲) کہ قواعد کو ترمیم شدہ آئینی تقاضوں کے مطابق ڈھالا جائے ۔

سابقہ قواعد میں جو چیدہ چیدہ تبدیلیاں عمل میں لائی گئیں ان کا ذکر کرنا شاید غیر مناسب نہ ہو گا ۔ یہ تبدیلیاں حسب ذیل ہیں ۔

**صدر کا خطاب** : سابقہ قواعد میں صدر کے خطاب کو ایوان کی میز پر رکھنے اور دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں اس پر بحث کا اختیار حاصل نہیں تھا ۔ اس سلسلے میں قواعد ۲۹ تا ۳۷ وضع کئے گئے ہیں اور اس کمی کو پورا کیا گیا ہے ۔

**توجہ مبذول کروانے کا نوٹس** : توجہ مبذول کروانے کے نوٹس کی عدم موجودگی کی وجہ سے اراکین کو اہم معاملات کے متعلق صحیح صورت حال جاننے یا ان کے بارے میں حکومت کا اصل مؤقف سمجھنے میں دشواری پیش آتی تھی ۔ لہٰذا وہ تحاریک التوا کا سہارا لیتے تھے جن سے نہ صرف سینٹ کے کام میں بلا ضرورت اضافہ ہو جاتا تھا بلکہ ان سے ان کا مقصد بھی پورا نہیں ہو پاتا تھا کیونکہ تحاریک التوا کی ایک بڑی تعداد کو بعض فنی بنیادوں پر خلاف ضابطہ قرار دے دیا جاتا تھا ۔ اس صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے قاعدہ ۵۹ تشکیل دیا گیا ہے اور "کال اٹینشن نوٹس" کا اضافہ کیا گیا ہے ۔

## OLD COMMITTEES TO CONTINUE TILL THE FORMATION OF NEW COMMITTEE

**قانون سازی** : بلوں پر غور اور ان کی منظوری سے متعلق قواعد نہایت موزوں ترتیب کے ساتھ از سر نو تشکیل دیئے گئے ہیں۔ جنہیں اراکین بآسانی سمجھ کر اور ان پر عمل کر سکتے ہیں۔ قبل ازیں دستور کے ترامیمی بلوں کی منظوری کے لیے سادہ اکثریت کی ضرورت تھی۔ مروجہ دستوری دفعات کے تحت نئے قواعد میں آئینی ترمیمی بلوں کی منظوری کے لیے ایوان کی کل رکنیت کی دو تہائی اکثریت کی شرط وضع کی گئی ہے۔

**قومی مالیاتی کمیشن** : پرانے قواعد میں قومی مالیاتی کمیشن کی رپورٹ پر بحث کرنے کی دفعہ موجود نہیں تھی۔ نئے قواعد کے تحت قومی مالیاتی کمیشن کی رپورٹوں کو ایوان میں زیر بحث لایا جا سکے گا۔

**قائمہ کمیٹیاں** : وزارتوں اور ڈویژنوں کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے نئے قواعد میں کمیٹیوں کی تعداد چھ سے بڑھا کر بارہ کر دی گئی ہے اور وزارتوں اور شعبہ جات کی بہتر کارکردگی کے لیئے سائنسی خطوط پر مبنی گروپ بندی کر دی گئی ہے۔ کمیٹیوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے یہ بھی ضروری ہو گیا تھا کہ ایک رکن دو کمیٹیوں کی رکنیت کا بھی اہل قرار دیا جا سکے۔ جب کہ کالعدم قواعد کے تحت وہ ایک ہی کمیٹی کا رکن بن سکتا تھا۔

**فنکشنل کمیٹیاں** : قائمہ کمیٹیوں کے علاوہ نئے قواعد کے تحت دو فنکشنل کمیٹیاں بھی تشکیل دی جائیں گی۔ ایک وہ کمیٹی جو حکومت کی طرف سے یقین دہانیوں پر عمل درآمد کی نگرانی کرے گی اور دوسری کمیٹی کم ترقی یافتہ اور دور دراز علاقہ جات کے مسائل کے حل کے لیئے آئینی دائرہ کار میں رہتے ہوئے حکومت کی توجہ مبذول کروائے گی۔ ان سے سینیٹ کا وفاقی کردار، امید ہے کہ اور بھی مؤثر ہو جائے گا۔

[Mr. Chairman]

لائبریری کمیٹی : اس سے پیشتر ایوان کی کوئی لائبریری کمیٹی نہیں تھی۔ نئے قواعد کے تحت ایک لائبریری کمیٹی قائم کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے جو دیگر امور کے علاوہ لائبریری کی خدمات کو منظور کرتے اور سیکرٹریٹ میں قائم کئے جانے والے مجوزہ تحقیق و ریفرنس سیل میں تحقیق اور ریفرنس ورک کی نگرانی بھی کرے گی۔

خدا کے فضل و کرم سے ایوان اپنے قواعد و ضوابط وضع کرنے اور نافذ کرنے کی آئینی ذمہ داریاں پوری کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ انہیں "قواعد ضابطہ کار و انصرام کارروائی ۱۹۸۸ء" کہا جائے گا، قواعد کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ یہ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں available ہیں، جو صاحب جو زبان سمجھتے ہیں، اس میں کاپی حاصل کر سکتے ہیں۔

نئے قواعد اسی دن سے مؤثر ہو گئے تھے جس دن یہ منظور ہوئے تھے لیکن جہاں قواعد کے فوائد ہیں وہاں سرِ دست ایک آدھ مشکل بھی سامنے آ رہی ہے۔ نئے قواعد کے تحت نئی کمیٹیوں کی تشکیل فی الفور ضروری تھی تاہم یہ تشکیل نہیں کی جا سکتیں جب تک کہ ۲۰ مارچ ۱۹۸۸ء کو خالی ہونے والی اہم نشستوں پر انتخابات مکمل نہیں ہو پاتے اور حلف برداری کا مرحلہ طے نہیں پا جاتا۔ اس مشکل کو مدنظر رکھتے ہوئے میں تجویز کرتا ہوں کہ جب تک نئی کمیٹیاں تشکیل نہیں پاتیں، موجودہ کمیٹیاں کام کرتی رہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایوان کو اس سے اتفاق ہو گا۔

(تجویز منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : شکریہ!

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : پوائنٹ آف آرڈر۔

## HARDSHIP CASES REVIEW COMMITTE

جناب چیئرمین : جی فرمایئے۔

## FATEHA

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا! ملک میں ہر روز کچھ نہ کچھ ہنگامے ہوتے رہتے ہیں اور معصوم جانیں تلف ہوتی ہیں جس کا ثبوت آج کے اخبارات میں بھی ہے کہ ٹل میں خوفناک دھماکے سے کئی افراد جاں بحق ہوئے ہیں اسی طرح کچھ افراد شدید زخمی ہوتے ہیں۔ اس کے پیش نظر اس ایوان میں جہاں بہت سارے بحث و مباحثے ہو چکے ہیں وہاں کم از کم ہم ان بے گناہ افراد کے لیے بھی اظہار یکجہتی کے طور پر دعائے مغفرت کر سکتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس سے اتفاق کریں گے۔

جناب چیئرمین : مجھے بھی اتفاق ہے اور مجھے امید ہے کہ سارے ہاؤس کو بھی اتفاق ہے۔ آپ دعا lead کریں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب وزیر انصاف صاحب۔

## HARDSHIP CASES REVIEW COMMITTEE

Mr. Wasim Sajjad : Mr. Chairman, in December, 1985, at the time when the Constitution(Eighth Amendment) Bill was under consideration before this House, the Prime Minister of Pakistan while addressing this House had stated that he would consider hardship cases of those persons convicted by the military courts and would evolve a procedure by which some relief could be granted in such cases. Pursuant to that statement the Prime Minister constituted a ten Member Committee comprising Senators, the compositon of which was as follows :

— Minister for Justice & Parliamentary Affairs . . . as Chairman

[Mr. Wasim Sajjad]

– Nawabzada Jehangir Shah Jogezai.

– Mr. Ahmed Mian Soomro

– Malik Muhammad Ali Khan

– Mr. Hasan A. Shaikh

– Syed Faseih Iqbal

– Nawabzada Inayat Khan

– Brig (Retd) Muhammad Hayat, and

– Maulana Samiul Haq.

This Committee considered the matter, I would say more actively in about a year or so and submitted recommendations to the Prime Minister. The last meeting of the Committee was held at Karachi on 16th to 18th of February, 1988, at which the recommendations were finalized and apart from one dissent regarding the first recommendation to which I will make reference, the Committee recommended on an agreed basis certain methods for providing relief to hardship cases of those persons convicted by the military courts. The Prime Minister has approved those recommendations and with your permission, Sir, I would like to announce what that procedure and what those cases are going to be.

Before I do that, Sir, I would like to clarify, as I have done on several occasions earlier, that the Committee was only concerned with hardship cases and the Committee was faced with this difficulty that under Article 270-A of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan all decisions and actions taken by military courts were validated by Parliament and they could not be questioned before any court whatsoever. Therefore, the question of providing any judicial relief or taking these matters before a court of law was not possible. Of course, in some cases the matter is already under consideration before the courts and presently the matter is also under appeal before the Supreme Court of Pakistan and whatever the courts decide will be quite separate and different from the executive review to which I will make reference and which the Prime Minister has approved. Because there was no judicial procedure available and any amendment in the law or the Constitution

may have taken a considerable time and this process has also taken some time we felt, and I must say that several Members of this honourable House and also the National Assembly had stated that the procedure that we could utilize for this purpose, could be the procedure under Article 45 of the Constitution which provides or gives powers to the President of Pakistan to remit or pardon any case decided by any court which power the President exercises on the advice of the Prime Minister. Consequently Mr. Chairman, these cases to which I will make reference will be reviewed under Article 45 of the Constitution and whatever relief is desired in such cases or is granted in such cases will be provided under Article 45 of the Constitution.

The first category to which relief is being granted are cases of persons convicted in absentia. There were two categories of such cases – firstly, those cases where a person is required to undergo a trial on a substantive charge; the charge could be murder or daco ity or whatever and for failure to appear before the military court the person concerned was sentenced. The main criticism against such sentences was that in some cases the sentence granted for being absent was even higher than the sentence which would have been possible if the person had been tried under the substantive charge itself. Mr. Ahmed Mian Soomro was of the opinion that these persons should be acquitted. However, the members of the Committee were of the opinion that since this was an offence and since many persons have been convicted of this offence and some persons who decided not to face the trial and not to face court therefore, relief on the hardship cases should be confined keeping in view the circumstances under which these persons – some of them appeared and some of them refused to appear and thus refused to submit themselves before the then process of law which was available. Accordingly, Sir, the recommendation is, which has been approved, that a person convicted under MLR 31 and sentences in absentia for having failed to appear before a military court to face trial on a substantive charge will be required to undergo trial on the substantive charge in an appropriate civil court. If he is acquitted or awarded a lesser sentence by the ordinary court than that awarded under Martial Law Regulation 31, the sentence under MLR 31 will be remitted or reduced accordingly. Therefore, Sir, if the person is now tried on the main charge and he is acquitted then this sentence will also be set aside in exercise of the powers available to the President under Article 45 of the Constitution.

[Mr. Wasim Sajjad]

Secondly, Sir, there were certain persons convicted not because they were required under any substantive charge but because they were required by the court to deliver some documents or to appear as a witness or to face some inquiry but there was no charge; in such cases also the military courts had sentenced people in absentia and granted various terms of imprisonment. In these cases, Sir, the Prime Minister has approved that in case of a person who was punished under MLR 31 only for non-surrender or non-appearance before the authority that he was ordered to do so and against whom there was no substantive charge under the then existing law, the person shall be entitled to relief under this procedure if he has completed two years of imprisonment or 50% of the total punishment awarded whichever is less. Sir, two years has been kept in this because Martial Law was lifted in December, 1985 and, therefore, the period of two years has elapsed. So, any person coming under this head would be automatically entitled to release and relief under this procedure.

Thirdly, Sir, a person convicted by a military court who is the only bread winner of the family or is a physically handicapped person or a person who was under the age of 18 years at the time of the commission of the offence or is above the age of 65 years at the time of review – that is today, or is a woman – if any of these persons have been sentenced to death their sentence of death will straightaway be commuted to life imprisonment by the President under Article 45 of the Constitution.

Fourthly, Sir, relief will also be provided under this procedure to any person convicted by a military court purely on account of his having expressed or propagated views politically opposed to the Government i.e. person who has been convicted purely because of propagating views opposed to the Government, making a speech, writing something but not of course a person who has indulged in any sabotage activities or subversion or etc., but purely because of his political views or expression of views, if he has been convicted by a military court, he will also be entitled to relief under this procedure.

Sir, the procedure for this would be that applications under this will be received in a special cell which will be set up in the Prime Minister's Secretariat and this Cell will determine whether the person meets the criterion laid down above. If so, the matter will be processed and relief will be provided accordingly.

The persons who fall in any of these categories, they may submit within sixty days of this announcement, their petitions to the special cell in the Prime Minister's Secretariat giving particulars of the offence for which they were convicted, the sentence awarded and the name of the jail where they are undergoing these sentences. They should also indicate the grounds on which they are seeking relief under this procedure. We are directing Sir, the jail authorities; through out Pakistan to extend full facilities to any prisoner who wants to avail of this procedure. These applications may also be moved through any authorized agent. There is one clarification, I would like to make Sir, this procedure is only applicable to persons who are currently undergoing imprisonment in any jail in Pakistan. Any person who is not under custody and he wants to avail of this procedure, will have to surrender himself before the appropriate authorities to be dealt with in accordance with law. So, Sir, this is the decision which has been finally approved and I am glad to make this announcement before this august House and that is all Sir. Thank you.

**Mr. Chairman** : Thank you very much.

**Mr. Javed Jabbar** : I want to respond to Mr. Chairman

**Mr. Chairman** : Apparently the statement has been made under Rule 238 and Rule 238 says; (anticipating this question I had marked it earlier):-

> "A statement may be made by a Minister on a matter of public importance with the consent of the Chairman, (this is what he has done) but no question shall be asked, nor discussion take place thereon at the time the statement is made".

So, if you want to say anytihing or if you want to bring it under discussion, you will have to move a separate notice – give a separate notice and move a separate motion on some other occasion.

Mr. Javed Jabbar : Yes, Mr. Chairman, but you will appreciate that this is not an ordinary matter, it is a matter that has seized the attention of the Senate on at least six occasions.

Mr. Chairman : All the more reason that we follow the rule in that case.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, the honourable Minister did not invoke any rule to the best of my knowledge. He simply rose and started making a statement.

Mr. Chairman : Ministers are entitled to make a statement at any time and he did so with my permission that he would like to make a statement.

Prof. Khurshid Ahmed: He must be given an opportunity to discuss it. It is very important matter.

Mr. Chairman: By all means you can discuss it but you can not disc uss Mrday

Mr. Javed Jabbar : But he did not invoke any rule of Rules of Procedure.

Mr. Chairman : I quoted to you the rule under which the statement could be made. This is a general rule, universally applicable.

Mr. Javed Jabbar : He was allowed to make a full statement and now we are being asked to become tongue tied and wait our turn until the matter has been effectively defused. The Senate is adjourned for another six days while those people would continue to rot in prison because this is too little to late. It is like an insult to those hundreds of people in the jail's.

Mr. Chairman : You can discuss it on that occasion but after a notice.

Mr. Javed Jabbar : Sir, sorry, as a protest, I walk out of this House.

*(Then Mr. Javed Jabbar walked out of the House)*

مولانا کوثر نیازی : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ! شاید آپ کے نوٹس میں آیا ہو گا کہ میں نے اس سلسلے میں ایک تحریک استحقاق بھیجی تھی کہ منسٹر صاحب نے پچھلے سیشن میں ہماری تحریک استحقاق کے جواب میں یہ کہا تھا کہ وہ اسی سیشن میں گورنمنٹ کے decision کا اعلان کریں گے - وہ سیشن بھی گزر گیا اور انہوں نے اس میں اعلان نہیں کیا یہ واضح طور پر ان کی commitment پوری نہ ہونے کے ضمن میں ہمارے استحقاق کا بریچ تھا - وہ تحریک میں نے پیش کی تھی ، اور وہ آج یہاں آنی چاہیئے تھی - اس کے بعد وزیر صاحب جواب دیتے اور پھر سٹیٹمنٹ دیتے ، شاید یہ زیادہ مناسب ہوتا - لیکن بہر حال اب چونکہ انہوں نے یہ اعلان کر دیا ہے اور اس میں بہت ترمیم اور اضافے کی گنجائش ہے اور جیسا کہ میرے ایک دوست نے کہا اس سے ہماری توقعات پوری نہیں ہوئیں - لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ ہونا کچھ نہ ہونے سے بہر حال بہتر ہے - اس لیے میں اب اس تحریک پر ، جسے پیش ہونا چاہیئے تھا ، اصرار نہیں کرتا -

جناب وسیم سجاد : جناب والا ! میں ذرا وضاحت کرنا چاہتا ہوں میں نے پچھلی دفعہ یہ بیان دیا تھا - "موجودہ پارلیمنٹ کے سیشن کے اختتام سے پہلے" اور جناب اگر ریکارڈ پہ دیکھیں تو میں نے لفظ " پارلیمنٹ " استعمال کیا تھا اور دانستہ کیا تھا - اس لیے کیا تھا کہ مجھے پتہ تھا کہ نیشنل اسمبلی بھی سیشن میں ہے اور ابھی تک سیشن میں ہے اور ۲۰ مارچ تک سیشن میں رہے گی اس کی میں نے دو مرتبہ اخبارات میں وضاحت بھی کی ہے کہ ۲۰ مارچ سے پہلے میں اس بارے میں اعلان

[Mr. Wasim Sajjad]

ر دوں گا - لہٰذا میں نے کسی کا استحقاق مجروح نہیں کیا۔

جناب چیئرمین : بہر حال استحقاق کی موشن ہمارے سامنے نہیں ہے۔

جناب وسیم سجاد : میں ان کے الزام پر وضاحت کرنا چاہتا تھا کہ میں نے ان کا استحقاق مجروح کرنے کی جسارت نہیں کی۔

پروفیسر خورشید احمد : ریکارڈ کی خاطر میں بھی عرض کر دوں گا کہ میں نے بھی اس سلسلے میں ایک تحریک استحقاق بھیجی تھی۔ جہاں تک مجھے یاد ہے وزیر صاحب نے کم از کم سینٹ میں، سینٹ کا سیشن ہی کہا تھا، پارلیمنٹ کا نہیں کہا تھا۔

جناب چیئرمین : "پارلیمنٹ" کا کہا تھا۔ ریکارڈ میں نے خود دیکھا ہے اور انہوں نے "پارلیمنٹ" کا کہا تھا۔

جناب وسیم سجاد : بڑا سوچ کر میں نے لفظ استعمال کیا تھا "پارلیمنٹ" کا۔

پروفیسر خورشید احمد : آپ ساری سوچ ایسے ہی کاموں کے لیے رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین : ریکارڈ میں نے خود دیکھا تھا۔ آپ کو اگر یاد ہو۔ یہ ایسا مسئلہ تھا، اس میں میں نے بھی آپ لوگوں کی اعانت، سمجھیے یا ہیلپ، کی تھی، اس sense میں کہ

I considered this that the time in this case was of the essence and therefore, we had admitted a privilege motion also on this subject. So, I am aware of the importance of the subject. The only question is that we have to proceed according to the rules. The day a Minister makes a statement, you can not discuss it. This is actually the rule and if we

start with implementing the rules in a wrong manner then it would be a start on the wrong footing.

**مولانا کوثر نیازی** : بہر حال جناب وسیم سجاد صاحب فقہی حیلے بہت سیکھ گئے ہیں اور ہم خیر مقدم کرتے ہیں جو انہوں نے اعلان کیا ہے، کچھ نہ کچھ تو ہوا۔

**جناب وسیم سجاد** : بڑی مہربانی - تھینک یو سر!

## ADJOURNMENT MOTIONS

**Mr. Chairman** : Adjournment motions, the first of Professor Khurshid Ahmed, on the reported insult of a woman who was forced to dance naked publicly. Adjournment motion No. 1 of the Ist February.

---

## *RE* : REPORTED INSULT OF A WOMAN WHO WAS FORCED TO DANCE NAKED PUBLICLY

**Prof. Khurshid Ahmad** : I seek the leave of the House to move that the normal business of the Senate be suspended to discuss a matter of urgent national interest reported in the Press on 31st January, 1988 :

> "Daily 'Jang and 'Nawa-i-Waqt' Rawalpindi have reported that an elderly woman of a poor village family was beaten and dragged out from her house. Her clothes were ripped and she was forced to dance naked in public in Chak No. 105-7/R, Sahiwal. This was supposed to be in retaliation for some kind of an alleged insult which the family of an influential person Mr. Mohammad Siddique felt from the aggrieved. This incident is a blot on our national life and brings to memory the infamous case which took place in Multan some time back. I therefore, beg to move that the Senate may discuss this issue urgently".

Mr. Chairman : Is it being opposed?

Raja Nadir Pervaiz Khan : I oppose it Sir.

جناب چیئرمین : جناب اگر وضاحت کرنا چاہتے ہیں تو کہہ لیں اسکے بعد he might say something on this.

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا! جہاں تک اصل واقعہ کا تعلق ہے وہ اتنا افسوسناک اور شرمناک ہے کہ صرف اس کو بیان کر دینا ہی کافی ہے البتہ جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ملک میں افراد کی عزت اور خاص طور سے خواتین کی آبرو، اس کا تحفظ، یہ ایک عام معاشرے کا بنیادی فرض ہے چہ جائیکہ ایک اسلامی معاشرے کا، ایک مسلمان معاشرے کا۔ اس میں ان واقعات کا رونما ہونا اور بار بار رونما ہونا یہ ایک ایسی بیماری کا ایک ایسی صورت حال کا پتہ دیتا ہے جس پر نہ صرف ہمارے سر ندامت سے جھک جاتے ہیں بلکہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا فی الحقیقت جو ہم زبانی جمع خرچ اسلام کے بارے میں اور امن و آشتی کا نظام قائم کرنے کے بارے میں کر رہے ہیں اس میں کیا حقیقت ہے۔ اور ایک حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس قسم کے معاملات کے رونما ہوتے ہی ان کا نوٹس لے اور مجرموں کو ایسی deterrent punishments دی جائیں کہ جن کے نتیجے کے طور پر معاشرہ ان چیزوں سے پاک ہو سکے۔ اس لیئے جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کو غیر معمولی اہمیت دینے کی ضرورت ہے اور یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس معاملے میں ایسے مؤثر اقدام کرے کہ جس کے نتیجے کے طور پر ان برائیوں کو روکا جا سکے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب میں بھی بولنا چاہتا ہوں۔

**جناب چیئرمین** : آپ بھی بولیئے لیکن اگر توجہ زیادہ تر ایڈمیبیسٹی پر رہے تو موزوں رہے گا۔

**جناب عبدالرحیم میرداد خیل** : بسم اللہ الرحمن الرحیم ، جناب ایڈمیبیلٹی پر ہی توجہ ہے پروفیسر خورشید احمد صاحب نے جو نکتہ اس ایوان میں پیش کیا ہے، یہ بہت ہی اہم نکتہ ہے اور ہمیں سنجیدگی سے اور نہایت ہی دانشمندی سے اس پر غور کرنا چاہیئے اگرچہ حکومت وقت نے یہی فرمایا تھا اور روزانہ ریڈیو ٹی وی اور اخبارات پر بھی یہی بیانات آتے ہیں کہ چادر اور چار دیواری کا تحفظ پانچ نکاتی پروگرام میں شامل ہے لیکن صورت حال یہ ہے کہ ہر جگہ پاکباز خواتین اور معصوم بچوں کی عزت اور آبرو سے اس طرح یہ درندے وحشیانہ انداز میں کھیل رہے ہیں کہ اگر آج یزید زندہ ہوتا تو وہ بھی اس پر ندامت محسوس کرتا لیکن افسوس کا مقام ہے ۔ یہ حکومت جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کی نام لیوا ہے اس کو چاہیئے کہ اپنی رعایا کی، عوام کی صحیح رہنمائی کرے اور اس کی عزت و آبرو کی مکمل حفاظت کرے اگر یہ نہیں تو پھر عوام حق بجانب ہوں گے کہ وہ خود ایسے لوگوں کے ساتھ نمٹ لیں میں یہ چاہتا ہوں کہ حکومت وقت، اور وزارت داخلہ صرف یہ بیانات ہی نہ دیں کہ جناب بس ہم یہ کریں گے وہ کریں گے اور ہم ہمیشہ چادر اور چار دیواری کے تحفظ کے لیے کاربند رہیں گے اور وزیراعظم اور ہماری پوری کابینہ یہی کام کرتی رہے گی ۔ لیکن دہائی تو کرائیں گے لیکن اس پر عمل نہیں کریں گے یہ ہوتا ہے کہ پوری قوم کو شرمسار ہونا پڑتا ہے شکریہ!

Mr. Chairman : Thank you. Raja Nadir Pervaiz Khan Sahib.

Raja Nadir Pervaiz Khan : Thank you, Sir. The Government fully appreciates the sentiments of the Members of this august House and I want to assure them Sir, that the Government always takes a serious note of such serious crimes happening in all the four provinces of the country and in this regard we have contacted the provincial government of the Punjab and the reply which we got from the provincial government in as follows, if you permit me;

A case under FIR 53 was registered immediately after the occurrence of the incident on 28.1.1988 on the compl-nt of Mst. Bashiran. The accused 10 in number arranged bail before arrest. On rejection of the bail, all the accused persons were arrested by the local police on 10.2.1988. Further investigation of the case is in progress which is being conducted by a senior officer of the police. The arrangements are being made by the Superintendent of Police, Sahiwal to put the challan to the court for trial and he has ensured us for a quick justice in this case, Sir.

I would further like to elaborate that I am opposing the adjournment motion on the grrounds Sir, that the law and order situation is the responsibility of the Provincial Government vide Article 70 (4) Fourth Schedule of the Constitution, 1973, Sir.

پروفیسر خورشید احمد : میں محترم وزیر کے اس بیان پر ممنون ہوں لیکن میں انہیں متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ کو تقریباً ایک مہینہ ہو گیا ہے اور آپ کو یاد ہو گا کہ ملتان کے واقعہ کے بعد یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ کوئی اس قسم کی چیز اگر ہو گی تو اس کو نارمل پروسیجر میں نہیں ڈالا جائے گا بلکہ فوری طور پر اس پر کارروائی کی جائے گی اور ایکشن لیا جائے گا اور اگر ان واقعات کو آپ نے عام ایف آئی آر اور مقدمہ اور ضمانت اور ضمانت قبل از گرفتاری کے چکر میں ڈالا تو پھر تو کبھی بھی کارروائی نہیں ہو سکے گی اس لیے ہمارا اس تحریک کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حکومت اس قسم کے واقعات کا کسی غیر معمولی انداز میں نوٹس لے

فوری نوٹس ہے، تاکہ یہ چیزیں کہیں پر رک سکیں ۔

**Raja Nadir Pervaiz Khan** : Sir, for any speedy trial, we have to adopt a special procedure, Sir, and the Provincial Government is involved in this thing. Sir, not only the local police but also the Provincial is involved in that.

The second thing Sir, is that the case has been registered; investigation is in progress and they have assured us that justice will be done according to the law Sir, and once the Government is proceeding according to the law I think, it does not give us any room to point it out.

**Mr. Chairman** : I think, that the matter has been brought to the notice of the Government. Technically, it is a provincial affair, I think, we will have to accept that and because of that the motion is hit by Rule 75(f). It is also right now under investigation which is more or less a quasi–judicial process and in that case, you can say that the matter is also if not subjudice, at least quasi–subjudice. So, the motion is ruled out.

Next. Mr. Javed Jabbar Sahib No. 4.

### ii) *RE* : DISMANTLING OF RAIL TRACK ON THE INDIAN SIDE OF KHOKHARAPAR ROUTE

**Mr. Javed Jabbar** : Thank you, Mr. Chairman. I ask for leave to move that the House do now adjourn to discuss a matter of recent occurrence and of an urgent public importance namely, the dismantling of rail tracks on the Indian side of the Khokharapar route by the Indian Railway Authority indicating the indefinite postponement of the promised re–opening of this over land passage between Pakistan and India.

**Rana Naeem Mahmud Khan** : Opposed, Sir.

**Mr. Chairman** : Opposed. Mr. Javed Jabbar Sahib.

**Mr. Javed Jabbar** : Sir, the Khokharapar route symbolizes yet another dimension of the troubled Pakistan–Indian relationship and in this particular case, it highlights the fact that there is a stretch of over 800 miles of territory between the two countries which shares a history; which makes many millions of the people in both countries interested in maintaining contact with parts of the population in the country, and it illustrates the fact that except for the crossing point near Lahore, most of the people living in the southern part of the country are deprived of a very basic convenient access from a travel point in view.

Sir, the present news illustrates the need for the Government of Pakistan to take an initiative with the Government of India to clarify once and for all the issue that has been referred to on a number of occasions by the head of the government 'the Prime Minister' is on record as having assured the people of Pakistan that this route would be re–opened and one realizes that it has to take the active cooperation of the Government of India, if this is to be done. But one wishes that the Government of Pakistan should stop simply reacting to these whims and fancies of India's foreign policy designs and take the initiative of insisting on a clear clarification of whether millions of people will continue to be put through this tremendous hardship and inconvenience. Therefore, I press for this, Sir.

**Mr. Chairman** : Having said this all, you may also care to explain to the House–how the suggestion that you are making would make this motion admissible as an adjournment motion within the ambit of the rules that we have framed.

**Mr. Javed Jabbar** : Part of my job has been fulfilled by the fact that it has managed to survive the obstacle course of the various technicalities that exist in the Secretariat and in the Chamber. I mean, everyday various motions are sent back that one tries to put through the process of the Rules of Procedure. Now, when one raises this issue, I think, that it is an issue that is of public importance for millions of Pakistanis. Now, public importance, it can be interpreted in different ways. But there are millions of people in this country for whom this particular passage–point constitues a matter of great personal interest.

Secondly, it is also of some urgency and the recent occurrence because it constitutes part of the whole mosaic of Indo–Pak relations which is, of course, an ongoing matter for the last 40 years but the records of Parliament will show that whenever there is an incident of an ommission or an act of commission which affects any aspect of the Indo–Pak relationship, it becomes a matter of eminently relevant concern for either House of Parliament. Therefore, in my view, it is as relevant for discussion here as many of the subjects that have been discussed and pressed for adjournment in the House before this.

Mr. Chairman : Thank you . Rana Sahib.

Rana Naeem Mahmud Khan : Mr. Chairman, I oppose this motion on the grounds that it is hypothetical. As the news item on which the honourable Member has relied has already been condradicted by the Indian Embassy in Islamabad in its press release of February, 18th. It has been stated by the Embassy very clearly that according to the statement by the Railway Board of the Indian Ministry of Railways which I quote :

> "Indian Railway has not dismantled the railway track on Indian side of Manubha Khokharapar Section".

As such Sir, as the basis of the motion has been denied, it becomes hypothetical and as such is hit by Rule 75 (i). Thank you, Sir.

Mr. Chairman : Not based on fact. Ruled out. Next.

*(Interruption)*

Well a statement would have been made but I think we are not quite familiar with the call attention notices.

Mr. Ja... Jabbar : Sir, but its notice was given on the 3rd of January just two days after the previous session.

**Mr. Chairman** : Rule has not come into force. till that time.

**Mr. Javed Jabbar** : Call attention notice had come into force but Mr. Chairman, one would have appreciated a statement at this stage on this matter simply because one report is non factual does not mean that the Khokharapar issue has been settled. It continues to remain an unresolved issue and the Government should have made a statement on this particular subject.

**Mr. Chairman** : If you want to evoke a discussion on that it would require a different type of a motion. Next Maulana Kausar Niazi Sahib, Professor Khurshid Sahib, Muhammad Tariq Chaudhry Sahib on the reported statement of the Indian Prime Minister on the issue of Siachen Glacier. These are motions No. 9, 10 and 11. Maulana Kausar Niazi Sahib.

## *RE* : STATEMENT OF THE INDIAN PRIME MINISTER OF THE SIACHIN GLACIER

**مولانا کوثر نیازی** : جناب چیئرمین! میری تحریک کا متن یہ ہے کہ بی بی سی کے مطابق بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی نے دعویٰ کیا ہے کہ سیاچین بھارت کا علاقہ ہے اور اس سلسلے میں پاکستان کے ساتھ کوئی سودے بازی نہیں کی جائے گی انہوں نے کہا کہ پاکستان سیاچین کے علاقے میں اپنی فوجی قوت میں اضافہ کر رہا ہے اس لیئے بھارتی افواج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ مسٹر راجیو گاندھی کے اس واضح اعلان سے بھارت کے جارحانہ عزائم کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ لہٰذا میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس صورتحال پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین : جناب پروفیسر خورشید صاحب ۔

Would you also read out yours?

پروفیسر خورشید احمد : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی معمول کی کارروائی معطل کر کے قومی اہمیت کے اس فوری مسئلہ پر بحث کی جائے جو ہندوستان کے وزیر اعظم جناب راجیو گاندھی صاحب کے اس بیان سے پیدا ہوئی ہے جو انہوں نے سیاچین گلیشیئر کے دورہ کے موقع پر دیا ہے اور جسے آج ۱۱۔ فروری ۱۹۸۸ء کے روزنامہ نوائے وقت، راولپنڈی نے شائع کیا ہے۔ اس بیان میں بھارتی وزیر اعظم نے نہ صرف یہ کہ اس علاقے پر نہ صرف ہندوستان کے حق اور قبضہ کا دعویٰ کیا ہے میں اس کو ذرا repeat کرتا ہوں اس علاقے [illegible]ستان کے حق اور قبضہ کا دعویٰ کیا ہے بلکہ پاکستان کو سبق سکھانے کی دھمکی دی ہے نیز روس سے حال ہی میں حاصل کی جانے والی آبدوز اور آئندہ ملنے والی آبدوزوں کو جوہری ہتھیاروں سے مسلح کرنے کے ارادے کا اظہار بھی کیا ہے ۔ یہ بیان اور راجیو گاندھی صاحب کا سیاچین کا یہ دورہ پاکستان کے دفاع اور اس کے علاقائی حقوق کے لیے ایک چیلنج کا درجہ رکھتا ہے اور میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینیٹ میں اس پر فی الفور بحث کی جائے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! جناب طارق چوہدری صاحب آپ بھی پڑھ لیں ۔

جناب محمد طارق چوہدری : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ملکی دفاع کے حامل اس قومی مسئلے کو فوری طور پر

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhary]

زیر بحث لایا جائے کہ بھارتی وزیر اعظم مسٹر راجیو گاندھی کے سیاچین کے دورہ کے دوران جارحانہ بیانات کے بعد بھارتی افواج کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں اور بعض حساس علاقوں میں بھارتی افواج کی طرف سے سرحدی علاقوں کو خالی کروایا جا رہا ہے۔ ان بیانات اور احکامات کی روشنی میں پاکستانی سرحدوں پر غیر معمولی حالات پیدا ہو رہے ہیں لہٰذا قومی سلامتی اور ملکی سرحدوں کو درپیش اس مسئلے پر یہ معزز ایوان غور کرے۔

**جناب چیئرمین** : شکریہ! کیا آپ وضاحت کرنا چاہیں گے؟

Because they are opposing it I believe.

**مولانا کوثر نیازی** : جناب چیئرمین! یوں تو بھارت شروع ہی سے پاکستان کے وجود کا مخالف ہے لیکن پچھلے کچھ عرصے سے اس کے جارحانہ عزائم کچھ اس طرح کھل کر سامنے آ رہے ہیں کہ وہ دفاع پاکستان کے ضمن میں خطرے کا الارم بن گئے ہیں اپنی نیوی کو نیوکلیئر آبدوزوں سے مسلح کرنا روس کے انخلاء کے اعلان کے بعد Kabul Regime سے ربط۔ ضبط بڑھانا اور اب اس کا یہ اعلان کرنا کہ سیاچین اسکا علاقہ ہے اور جتنے علاقے پر وہ قابض ہو چکا ہے وہ اسکا استحقاق بھی ہے اور اس سے وہ کسی صورت دستبردار نہیں ہو سکتا یہ ایسی علامتیں ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنے والے حالات میں کیا کچھ رونما ہو سکتا ہے۔ سیاچین کے ضمن میں ہماری حکومت نے ابھی تک کوئی واضح موقف اس ایوان کے سامنے پیش نہیں کیا حالانکہ اس ضمن میں ڈیبیٹ کرنے کی تحریکیں بھی کی جا چکی ہیں اور اسطرح کے بیانات کو محض روز مرہ کے بیانات سمجھ کر نظر انداز کر دینا پاکستان کی سیکیورٹی کے ساتھ سرد مہری کا برتاؤ کرنے

کے مترادف ہے اس لیے میں گزارش کرونگا کہ بھارتی حکومت اور اس کے وزیر اعظم کے ان اعلانات کا سنجیدگی سے نوٹس لیا جائے اور ان پر اس ایوان میں سیر حاصل بحث کی جائے۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین صاحب! جو بات محترم سینیٹر کوثر نیازی صاحب نے کہی ہے اس کا اعادہ کیئے بغیر سب سے پہلے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سیاچین گلیشیئر کا معاملہ پاکستان کے لیے سیاسی، دفاعی اور کشمیر کا مستقبل ان تینوں پہلوؤں سے بے حد اہم ہے۔ راجیو گاندھی صاحب کا اس علاقے میں آنا اور ہمارا اس کے اوپر احتجاج نہ کرنا خاص طور سے اس پس منظر میں جو رپورٹیں ملی ہیں انکے مطابق وہ اس علاقے میں بھی آئے ہیں جو اس وقت متنازعہ ہے ان کی نگاہ میں اور ہماری نگاہ میں ہمارے ساڑھے چودہ سو مربع کلو میٹر کا علاقہ جس پر انہوں نے ناجائز طور پر غاصبانہ قبضہ کر لیا ہے اور ہماری territory پر وہ آئے ہیں اس کا نوٹس لیا جانا چاہیئے اس پر احتجاج ہونا چاہیئے ڈپلومیٹک چینل سے بھی اور سیاسی حیثیت سے بھی اس لیے ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ اس مسئلے کے اوپر حکومت کسی بنا پر خاموش رہی ہے تو کم از کم یہ ایوان خاموش نہ رہے اور اس قسم کا جو بھی پاکستان کی incursion territory پر پاکستان sovereignty ہو رہا ہے اس کا نوٹس لیا جائے اور اہل پاکستان کے جذبات کا برملا اظہار کیا جانا چاہیئے یہی وجہ ہے کہ اس خبر کے پڑھتے ہی ہم نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ ایوان میں اس مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

[Prof. Khurshid Ahmed]

دوسری بات جناب والا! راجیو گاندھی صاحب کا دعوے جس میں انہوں نے اپنا حق بھی ثابت کیا ہے اور اس کے ساتھ آگے بڑھ کر یہ بھی کیا ہے کہ جو کچھ ہمارا حق تھا گویا کہ ہم نے قوت سے اس کو حاصل بھی کر لیا ہے یہ آئندہ کے بارے میں پیش خیمہ ہے جو وہ باقی کے بارے میں پیش کرنا چاہتے ہیں اس لیئے کہ ان کے جو عزائم ہیں

اور ان کے جو مطالبات ہیں وہ صرف اس علاقے کے بارے میں نہیں ہیں بلکہ پورے گلیشئر کے بارے میں ہیں۔ تو اس بنا پر ان کے دعوے آ رہا لیکن ان کا جو بیان ہے اس کا content بھی اس لائق ہے کہ اسکا نوٹس لیا جائے پھر اس میں صرف دعویٰ ہی نہیں ہے بلکہ پاکستان کو threat بھی ہے اور اس threat کو عملی جامہ پہنانے کے لیے جس قوت کی ضرورت ہے اس کی طرف بھی اشارہ ہے جس میں انہوں نے یہ بات بھی صاف الفاظ میں کہی ہے کہ جو انہوں نے آبدوزیں حاصل کی ہیں بلاشبہ اس وقت ان میں جوہری اسلحہ آویزاں نہیں ہے لیکن ہم اس آبدوز میں بھی اور آئندہ ملنے والی آبدوزوں کو بھی جوہری آلات سے مسلح کریں گے۔ گویا کہ انہوں نے وہاں جا کر ایک بہت اہم policy statement دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ وارننگ دی ہے کہ ہم پاکستان کو سبق سکھانا چاہتے ہیں۔ جناب والا! اگر اتنی serious چیزیں بھی ایسی نہیں ہیں کہ ان کا اس ایوان میں نوٹس لیا جائے اور ان پر تحریک التواء پیش کی جائے تو میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ پھر تحریکِ التواء کے لیے اور کونسا موضوع ہو گا۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! جناب طارق چوہدری صاحب ۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب اس ریجن میں آج ہونے والی متوقع تبدیلیاں اور آج کی بدلتی ہوئی صورت حال میں راجیو گاندھی کی دھمکیاں ، یہ نہایت سنجیدہ غور و فکر کا مسئلہ ہے ۔ بھارت پاکستان کی مشکلات میں کمی کے احساس کے ساتھ ہی ، شدید کرب اور تکلیف میں مبتلا ہو گیا ہے ۔ افغانستان سے روسی فوجوں کے انخلا کی توقع پیدا ہونے کے بعد راجیو گاندھی کے عزائم اور ان کے بیانات بڑھتے جارحانہ ہوتے جا رہے ہیں ۔ خاص طور پر اس صورت میں جب کہ افغانستان کا مسئلہ انڈر پراسس ہے اور پاکستان کی پوری توجہ اس طرف لگی ہوئی ہے تو روس بجائے خود پاکستان پر دباؤ ڈالنے کے لیے بھارتی پتے کو استعمال کر سکتا ہے اور بھارت اس کی شہ پر پاکستان کی مشرقی سرحدوں پر مشکلات کا باعث بن سکتا ہے اور یہ خبریں کہ راجیو گاندھی نے سیاچین میں پاکستان کو واضح طور پر تھریٹ دیا اور نہ صرف یہ کہ اس متنازعہ علاقے کو اپنا ضروری اور اٹوٹ انگ بتایا بلکہ وہ ان علاقوں میں بھی دور سے فرماتے رہے جہاں پر کہ ان کا کوئی حق اور استحقاق نہیں ہے جو طے شدہ طور پر پاکستان کا علاقہ ہے اور اس کے بعد بھارتی افواج کی چھٹیاں جو ہیں وہ منسوخ کر دی گئیں اور بعض حساس علاقوں سے دیہاتوں کو خالی کرایا جانے لگا ۔ بجائے اس کے کہ ان خبروں کو سن کر ، ان بیانات کو پڑھ کر حکومت پاکستان اسکا نوٹس لیتی ، باقاعدہ احتجاج کرتی ، شاید رات کے اندھیرے میں رانا صاحب کو بھی فون آیا ہو گا . . . . جو آج انہوں نے کہہ دیا ہے کہ

" I oppose it

Rana Naeem Mahmud Khan : Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman, the honourable Members have moved adjournment motion on a statement reportedly made by the Indian Prime Minister asserting that "Siachin area is part of India and our position is very clear on this issue. There will be no compromise on the Indian stand on the Siachin Glacier area".

This is the statement they are referring to. Regarding this, Sir, regrettably the Indian Prime Minister has made a patently untenable statement. Siachin Glacier area is not a part of India. On the contrary the Indian troops intruded into the Siachin Glacier area in 1984 in flagrant disregard of the 1949 Karachi Agreement and 1972 Simla Agreement requiring the two sides to refrain from use of force. The area has been under the administrative control of the Government of Pakistan since independence. All the authentic maps of the world clearly show the Glacier area upto Karakorum Pass under the administrative control of Pakistan. Over twenty five foreign expeditions, almost invariably accompanied by our guides, visited the area from the Pakistan side during the last twelve years, with the prior permission of our Government recognizing the exercise of our control over the territory. Pakistan and India have been engaged in the process of finding a peaceful settlement of the disputed area of the Siachin Glacier by holding meetings at the level of Defence Secretaries. Two such meetings have already been held in January and June, 1986. At their meetings in Khatmandu in November, 1987, the Prime Minister of Pakistan and India agreed that the two Defence Secretaries should meet again to find an amicably negotiated settlement of the dispute. The statement issued by the Indian Prime Minister regrettably only complicates the Defence Secretaries' task. We have noted with regret the bellicose statements emanating from the Indian side. We will not be intimidated by such statements. They only re–inforce our resolve to defend our vital national interests. I wish, however, to take this opportunity to reiterate our desire to find a peaceful and negotiated settlement of our disputes with India. We hope at the same time that in view of Pakistan's persistent policy of maintaining peaceful bilateral relations with India, the leaders of that country would display a positive approach conducive to good neighbourly relations.

Mr. Chairman, as regards the assertions made by the Members that the Government has not reacted to this news, I would like to state that I have personally visited the Siachin area since then and have made proper statements denouncing the statements made by the Indian Prime Minister in Siachin. I would request the honourable Members that in view of my statement, they would not press the issue. Thank you, Sir.

**Mr. Chairman** : I think one of the purposes of moving adjournment motion is to bring to the notice of the Government amongst other things its acts of omission also and the point made by all the three honourable members was whether the Government has taken cognizance of this bellicose statement issued by Prime Minister Raivi Ghandi assuming that the statement is correct whether any protest was; lodged with India; and if it has; was there any response from India? I think this is the whole purpose of moving this adjournment motion but if you have not got information on this we can defer it to the next day, and please find out whether any formal notice was taken of this statement.

There is another one also which initially I thought I would take up with these three motions. That relates to more or less a similar statement of the Indian President while addressing the joint sitting of the two Houses. That is in the name of Maulana Kausar Niazi. We can take that up separately but it is also of the same category.

So, please find out whether the Government has formally taken notice of whatever the Indian Prime Minister is supposed to have said? Whether any formal protest has been launched, if not, the reason therefor, and if it has, then what has been the response. Please find out this information and then we will take it up at the next sitting.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir : Mr. Chairman, it was the Indian Defence Minister who has also made a similar statement and there has been no response from our Ministry of Defence or Foreign Office to that statement also. So, I would request the Minister of State for Defence to take note of that statement which already exists and if no protest has been launched, at least a protest at the Government level should go to the Indian Government; and if the public opinion is required to be built up then certainly we are around for that very purpose. So, the Government should take serious note of such statements which are being made right down to the Defence Minister level now.

Mr. Chairman : The next motion that I was referring to, that has been attributed to the Indian President Mr. Vankat Raman. He made the statement in the joint sitting of the Lok Sabha and Rajiya Sabha as reported in the daily 'JANG' of 23rd February according to which he warned the Pakistan Government to desist from helping the Sikh terrorists in India; otherwise according to the report it would prove danger ous to Pakistan. So, this motion is also in the same category, not identical but more or less in the same category as the other three motions. In the next sitting when we take up these motions I hope that you would be armed with information on this other one also.

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, may I. . . . . .

Mr. Chairman : We are not taking it up today. The half an hour time allotted to adjournment motions is finished already and I think we have to adjourn even otherwise also.

پروفیسر خورشید احمد : پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین : جی فرمایئے۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! آپ اس امر سے واقف ہیں کہ میں حتی الوسع اس بات کی کوشش کرتا ہوں کہ قاعدہ کے مطابق کوئی پوائنٹ آف آرڈر اٹھاؤں لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج میں جس معاملے پر پوائنٹ آف آرڈر اٹھا رہا ہوں اور یہ میں بے حد کرب اور دکھ کے ساتھ اٹھا رہا ہوں، میں اس مسئلہ کو اٹھانے کے لیئے رولز میں اور کوئی گنجائش نہ پا سکا اس لئے پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعہ یہ بات آپ کے سامنے لا رہا ہوں کہ " فرنٹیئر پوسٹ" اور "ڈان" نے بڑی تفصیل سے یہ بات شائع کی ہے کہ سینٹ کے جو انتخابات ہو رہے ہیں، اس میں روپے کا استعمال بڑی فیاضی اور بے دردی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سرحد میں ایک لاکھ فی ووٹ سے بڑھ کر کے دس لاکھ تک فی ووٹ پہنچ چکی ہے بتایا گیا ہے کہ ایک دوسرے صوبے میں یہ قیمت ۲۵ لاکھ تک چلی گئی ہے۔ اور ڈان نے اس مسئلے کے اوپر ایڈیٹوریل پیج پر پورا مضمون شائع کیا ہے

اور ایک مشہور کالم نگار سلطان احمد نے لکھا ہے جو بالعموم بڑی، ذمہ داری سے ان چیزوں کو لکھتا ہے۔

جناب والا ! اس معزز ایوان کے رکن کی حیثیت سے اخبارات میں یہ ساری اطلاعات پڑھ کر کے جو کچھ ہم پر گزرتی ہے اس کا بیان کرنا بڑا مشکل ہے۔ اگر یہ چیزیں صحیح ہیں تو حکومت کہاں سو رہی ہے؟ اس بات کا نوٹس کیوں نہیں لیا جاتا؟ اور اگر یہ باتیں

[Prof. Khurshid Ahmed]

صحیح نہیں ہیں تو اس کی وضاحت کیوں نہیں کی جاتی ۔ اگر سینٹ میں آئندہ افراد ووٹ خرید کے آتے ہیں تو پھر اس ایوان کی کیا وقعت ہو گا اور جمہوریت کی کیا خدمت ہو گی؟ میں جناب والا! اس پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے آپ کی توجہ اور آپ کے ذریعے حکومت کی توجہ اور خصوصیت سے بطرف وزیر اعظم کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ ان چیزوں کا لیں active notice اور ان معاملات کو اس طریقے سے نہیں ہونا چاہیئے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جمہوریت کا تجربہ بہت مشکل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔ مشکل یہ ہے کہ سینٹ کے انتخابات کا جو معاملہ ہے جو کچھ آپ فرماتے ہیں اگر یہ صحیح ہے تو بہت ہی افسوسناک اور شرمناک فعل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں اور نہ اس میں دو آراء ہو سکتی ہیں آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا مجھے یقین ہے کہ حکومت نے بھی اسکا نوٹس لیا ہو گا لیکن ہماری مشکل یہ ہے کہ سینٹ کے انتخابات، سینٹ کے ہاتھ میں نہیں ہیں انتخابات سب چیف الیکشن کمشنر کے ہاتھ میں ہوتے ہیں اور آپ نے جو ارشاد فرمایا کہ اخبارات میں نکلا ہے مجھے یقین ہے کہ انہوں نے اسکا ضرور نوٹس لیا ہو گا اور میرے خیال میں کسی موزوں وقت پہ غالباً اس کی تردید کریں گے اور یا اسکا کوئی اور مداوی کریں گے ۔ تو Point of order from the technical point of view سینٹ کے الیکشن چونکہ ہماری

ذمہ داری نہیں ہے ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے تو وہ نہیں بنتا ۔ لیکن آپ
کا مطلب اور آپ کا غالباً جو purpose تھا وہ serve ہو جاتا
ہے، اس سے، کہ حکومت بھی اسکا نوٹس لے ۔ اور چیف الیکشن کمشنر
جس کے دائرہ کار میں یہ ہے وہ مجھے یقین ہے کہ، وثوق سے تو
خیر کوئی نہیں کہہ سکتا، لیکن انہوں نے بھی ضرور کوئی نوٹس لیا ہو گا ۔

This sitting is being adjourned to meet on Sunday, the 6th March at 10.00 a.m. So, in order to be able to attend the joint sitting and to offer our prayers, the sitting is adjourned.

---

*[The House adjourned to meet again at 10 O clock in the morning on Sunday, March 6, 1988].*

---